اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام مکہ مکرمہ میں بھی روزے رکھا کرتے تھے لیکن برکتوں والے اس خاص مہینہ رمضان مبارک کے پورے روزے مدینہ منورہ میں سنہ ۲ ھجری کے رمضان سے پہلے فرض کئے گئے۔

رمضان شریف کا مہینہ ھماری تاریخ میں بھی بڑا اھم مہینہ رھا ھے۔ اسی ماہ میں قرآن مجید کی سب سے پہلی آیت نازل ھوئی، اسی مہینہ میں غزوۂ بدر ھوا، اسی مہینہ میں مکہ مکرمہ فتح ھوا۔ اسی مہینہ میں سود کی حرمت کا حکم نازل ھوا، اسی طرح زمانۂ رسالت کے بعد بھی رمضان کے مہینہ میں ایسے بیسیوں واقعات ھوئے ھیں جنھوں نے تاریخ کا رخ موڑ دیا ھے مثلاً سنہ ۹۲ھ میں فتح اندلس، سنہ ۱۰۵ھ میں فتح آرمینہ، سنہ ۱۰۷ھ میں فتح قیساریہ، اور اسلامی تاریخ میں ان کے علاوہ ایسے بہت سے واقعات جو بڑی اھمیت کے حامل ھیں، رمضان شریف ھی کے مبارک مہینہ میں ھوئے ھیں۔ ھماری حالیہ تاریخ میں پاکستان کا قیام بھی سنہ ۱۳۶۶ھ کے رمضان مبارک کی ستائیسویں شب ھی کو ھوا تھا۔ اتفاقاً اس دن اگست کی ۱۴ تاریخ تھی، اور یوم پاکستان ۲۷ رمضان کے بجائے ۱۴ اگست کو منایا جاتا ھے۔

—:—

کسی معاشرے میں جب اخلاقی خرابیاں ایک مقررہ حد تک پہنچ جاتی ھیں تو اس پر اللہ کا عذاب مختلف شکلوں میں نازل ھوتا ھے۔ کبھی سیاسی غلامی کی شکل میں، کبھی بدامنی اور بے چینی کی شکل میں، اور کبھی طبعیاتی مشکلات اور تباھیوں کی شکل میں۔ ھم سب کچھ حکومت کے سر تھوپ کر اپنے آپ کو بے گناہ و معصوم قرار نہیں دے سکتے، ایسا کرنا نادانی اور خود فریبی کے سوا کچھ نہیں ھے، حکومت خود ھماری ھی ایک ھئیت اجتماعی ھوتی ھے۔ ھم سے بالکلیہ الگ کوئی حقیقت نہیں ھوتی ھے۔ مرحوم اقبال نے بڑے پتہ کی بات کہی ھے۔

مجلس نظم حکومت چہرۂ زیبائے قوم

اگر ہم اپنے معاشرے میں ہر قسم کی برائی کو برداشت کرتے رہیں گے اور کوئی اجتماعی و انفرادی کارروائی ان کے ختم کرنے اور ان کو روکنے کی نہیں کریں گے تو حکومت اپنی جدوجہد کے ذریعہ ہم پر سے عذاب الہی کو نہیں ٹال سکتی، ہم اگر اپنے رشوت خور بھائی کو سزا سے بچانے کے لئے، کم تولنے والے اور آمیزش کرنے والے عزیزوں کو قانون کی گرفت سے محفوظ رکھنے کے لئے جدوجہد کرتے ہی رہیں گے تو بروں ہی کی نہیں بلکہ اچھوں کی حکومت بھی ہمیں مقررہ عذابوں اور سزاؤں سے نہیں بچا سکتی۔

یاد رکھنا چاہئے کہ اس سلسلہ میں ہماری ذمہ داریاں ارباب حکومت کی ذمہ داریوں سے کسی طرح کم تر نہیں ہیں۔ ہم میں سے کوئی نہیں جو ایک رشوت خور ہمسایہ کے گھر کی دعوت قبول کرنے سے انکارکر دے۔ ہم میں سے کوئی نہیں جو ایک کم تولنے والے کو کم تولنے کی وجہ سے قابل نفرت قرار دے۔ ہم میں سے کوئی نہیں جو ایک بے نمازی اور روزہ‌خور سے ترک موالات کے لئے تیار ہو۔ اگر ہم اس کی پرواہ نہیں کرسکتے تو ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہئے کہ عذاب آئے گا۔ اور عذاب آتا ہی رہے گا۔ پھر جب عذاب آتا ہے تو بروں کے ساتھ اچھوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ یہی ہے سنتہ اللہ، ولن تجد لسنته اللہ تبدیلا۔

اس جگہ یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ بہت سی دوسری اقوام ہم سے بھی زیادہ اخلاقی خرابیوں میں مبتلاء ہیں، ان پر عذاب کیوں نہیں آتا۔ عذاب نہ ایک ہی وقت میں سب جگہ آتا ہے اور نہ ایک ہی قسم کا عذاب ہر جگہ آتا ہے۔ آج جو عذاب سے مامون نظر آتے ہیں، نہیں معلوم کل ان پر یکایک کیا قیامت گزر جائے گی۔ ایک زمانہ میں روس کے شاہی خاندان زار نے بھی یہی سمجھ رکھا تھا۔ پھر کیا ہوا، سب کو معلوم ہے۔ دہلی کے